احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 16۔اپریل 2014ء

روزنامہ (1913ء سے جاری شدہ) FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 16۔اپریل 2014ء 15 جمادی الثانی 1435 ہجری 16 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 86

آوازیں کستے

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں خانہ کعبہ کے قریب موجود تھا تو قریش کے بڑے بڑے لوگ خانہ کعبہ میں اکٹھے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف باتیں کرنے لگے۔ اتنے میں رسول اللہؐ تشریف لائے اور طواف کرنے لگے جب رسول اللہؐ طواف کے دوران ان سرداروں کے قریب سے گزرتے تو کفار آپ پر آوازیں کستے اور بیہودہ باتیں کرتے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کے چہرے پر دکھ کے آثار محسوس کئے۔

(سیرۃ ابن ہشام ذکر مالقی رسول اللہ من الاذی جلد اول صفحہ:289)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو شہادت اور جنت کی بشارت کے ساتھ صبر کی تلقین کی تو حضرت عثمانؓ نے عرض کیا اگر رسولؐ اللہ میرے لئے صبر کی دعا کریں گے تو پھر ہی صبر ممکن ہے۔ رسولؐ اللہ نے دعا کی کہ اے اللہ! عثمان کو صبر عطا کردے۔ پھر فرمایا اللہ تجھے صبر عطا کرے گا۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 90)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی صبر و تحمل عطا فرمایا۔ چنانچہ جب آپ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تو آپ کوئی اصحاب نے باغیوں سے مقابلہ کی اجازت چاہی۔ مگر آپؓ نے یہی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ فرمایا تھا اور میں اس کی طرف جانیوالا ہوں۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 376)

حضرت عثمانؓ کے ساتھ محاصرہ کے دوران حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ، حضرت ابن عمرؓ اور دیگر انصار مہاجرین کے ایک گروہ کے ساتھ محاصرین پر حملہ کر کے انہیں بھگایا۔ حضرت عثمانؓ سے گھر میں جا کر ملاقات کی اور عرض کیا کہ دشمن کے ارادے آپ کے قتل کے ہیں آپ ہمیں مقابلہ کی اجازت دے دیں۔ حضرت عثمانؓ نے سختی سے ایک قطرہ خون بہانے سے بھی منع فرما دیا۔ (ریاض النضرہ جلد 2 صفحہ 128)

شام کے گورنر حضرت معاویہؓ نے حفاظت کے لئے فوج بھجوانا چاہی تو اس کی بھی اجازت نہ دی۔ گھر کے باہر سات سو اصحاب حضرت عبداللہؓ بن زبیر کی قیادت میں موجود تھے۔ اگر حضرت عثمانؓ ان کو اجازت دیتے تو وہ دشمن کا استیصال کر سکتے تھے۔ ان میں حضرت عبداللہؓ بن عمر، حضرت حسنؓ بن علی بھی تھے۔ حضرت عثمانؓ نے واضح فرما دیا تھا کہ ''جو میری اطاعت کرتا ہے اسے عبداللہ بن زبیر کی اطاعت کرنی ہوگی۔'' عبداللہؓ بن زبیر نے عرض کیا امیر المومنین! ''آپ کے پاس ایسی جماعت موجود ہے۔ جسے اللہ کی تائید و نصرت حاصل ہے۔ آپ مجھے باغیوں سے لڑائی کی اجازت دیں۔'' حضرت عثمانؓ نے فرمایا ''میں اللہ کے نام پر تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی ایک آدمی کا خون بھی میری وجہ سے نہیں ہونا چاہئے۔'' حضرت زیدؓ بن ثابت انصاری نے آکر عرض کیا کہ ''اے امیر المؤمنین! انصار مدینہ دروازے پر حاضر ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو ایک آواز پر دو دفعہ لبیک کہہ کر ہم اللہ کے مددگار بن کر دکھائیں گے۔'' حضرت عثمانؓ نے فرمایا ''نہیں جنگ نہیں کرنی۔'' (ابن سعد جلد 3 صفحہ 71,70)

حضرت عثمانؓ خداداد صبر و تحمل کا مجسمہ تھے۔ دراصل وہ سمجھ گئے تھے کہ امت کو کشت و خون سے بچانے اور استحکام خلافت کے لئے انہیں اپنی جان کی قربانی دینی پڑے گی۔ بالآخر انہوں نے یہ قربانی دے دی۔ مگر ارشاد رسول ﷺ کے مطابق صبر کرتے ہوئے یہ ثابت کر دکھایا کہ ''خلیفہ معزول نہیں کیا جا سکتا۔'' (ابن سعد جلد 3 صفحہ 72,71)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسول ﷺ صفحہ 86 از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

گناہوں سے پاک جماعت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیے کہ مَیں اپنے مخالفوں سے باوجود اُن کے بغض کے ایک بات میں اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے۔ وہ قرآن شریف کی سچی تعلیم پر سچی عامل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاوے۔ ان میں باہم کسی قسم کا بغض و کینہ نہ رہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 144)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

ضرورت لیکچرار

(نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

نظارت تعلیم کے تحت گرلز ڈگری کالج میں فزیکل ایجوکیشن لیکچرار کی ضرورت ہے۔ خواہشمند خواتین درخواست جمع کروا سکتی ہیں۔ درخواست دہندہ کا مندرجہ ذیل معیار کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

تعلیمی قابلیت: فزیکل ایجوکیشن میں کم از کم 16 سال تک یا اس سے زائد کی تعلیم

تجربہ: کالج لیول پر بطور سپورٹس ٹیچر اور پڑھانے کا کم از کم 3 سال کا تجربہ

درخواست دینے کے لئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا اس ویب سائٹ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

www.nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

اداریہ

خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے

خدا تعالیٰ جب کسی کی ہدایت کے سامان کرتا ہے تو خود اس کے لئے موقع پیدا کر دیتا ہے۔ یہی مکرم چوہدری سربلند خان صاحب کے ساتھ ہوا۔ شعبہ پٹوار میں تعلیم کے بعد آپ کو ملازمت ملی تو آپ کا تقرر قادیان سے چند میل دور قصبہ شیر پور میں ہوا۔ اس جگہ سے قریب ایک گاؤں سیکھواں تھا جہاں حضرت میاں نظام دین صاحب اور حضرت میاں امام دین صاحب دونوں بھائی رفقاء حضرت مسیح موعود تھے اور وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے قادیان جاتے۔ مکرم چوہدری صاحب کو جب اس کا علم ہوا تو وہ بھی ہر جمعہ سیکھواں جاتے اور وہاں سے ان بھائیوں کے ساتھ قادیان جاتے۔ احمدیت سے تعارف کے نتیجہ میں آپ کی دلی خواہش تھی کہ مسیح زمان کو بچشم خود دیکھیں۔ چنانچہ آپ نے جب پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود کو قادیان میں دیکھا تو آپ کے دل نے یہ گواہی دی کہ:

''یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا نہیں ہوسکتا''

آپ دل سے حضور کے قائل ہو گئے۔ پھر حضرت میاں نظام دین صاحب کے توجہ دلانے پر کہ جماعت کے لئے بیعت کرنا ضروری ہے۔ آپ نے 1904ء میں حضور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے بعد آپ دوسروں تک پیغام حق پہنچانے کے لئے کوشاں رہتے۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 78)

مکرم ڈاکٹر فتح دین صاحب کا تعلق لدھیانہ پنجاب سے تھا۔ لیکن آپ کی تمام سروس اور پریکٹس کا زمانہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں گزرا۔ اس لئے آپ کی اولاد بھی یہاں پر قیام پذیر رہی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود جب 1905ء میں لدھیانہ تشریف لائے تو مکرم ڈاکٹر فتح دین صاحب سکول کے طالب علم تھے۔ اپنے اساتذہ کے منع کرنے کے باوجود آپ حضور کا لیکچر سننے چلے گئے اور آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہی اندازہ لگایا کہ آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ بعدازاں تعلیم سے فارغ ہونے پر آپ نے قادیان جا کر حضرت مولانا الحاج نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے دست مبارک پر بیعت کی اور قادیان میں ایک مکان دارالانوار محلّہ میں تعمیر کروایا۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 107)

مکرم ماسٹر نورالحق صاحب ملک افغانستان کے شہر غزنی میں 1901ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ وفات پا گئیں۔ تو آپ کے والد مکرم معظم دین صاحب ان دونوں بیٹوں کو لے کر 1905ء میں چارسدہ میں آ گئے۔ آپ کے والد دیوبند کے فاضل تھے اور علاقہ کے مشہور عالم تھے۔ وہ وہاں ایک مسجد کے پیش امام تھے۔ جب انہوں نے میٹرک پاس کر لیا۔ تو وہ فوج میں بھرتی ہو گئے اور عراق میں بصرہ کے محاذ پر بھیج دیئے گئے۔

خدا تعالیٰ نے مکرم ماسٹر نورالحق صاحب کے احمدیت قبول کرنے کی عجیب صورت پیدا کر دی۔ ایک دن جب وہ اپنی ڈیوٹی پر ٹینک میں بیٹھے تھے کہ ان کی نظر زمین پر گرے ایک اشتہار پر پڑی۔ انہوں نے اس کو اٹھا کر پڑھنا شروع کیا تو وہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی تحریر تھی جس میں اپنے دعویٰ کا ذکر کیا تھا۔ آپ کو جب مسیح موعود کے ظہور کا علم ہوا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ خود قادیان جا کر اس کے متعلق حالات دریافت کریں گے۔ چنانچہ جب جنگ ختم ہوئی تو آپ بجائے گھر جانے کے پہلے قادیان گئے۔ وہاں بیت مبارک میں جب انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دیکھا تو ان کے دل نے گواہی دی کہ یہ انسان سچا ہے۔ پھر مزید معلومات حاصل کرنے کے بعد وہاں ہی بیعت کر لی اور اپنے نام الفضل جاری کروالیا۔ نیز کافی لٹریچر لے کر ساتھ گھر آئے۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 203)

ہر ایک گناہ سے بچے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''جو بات طاقت سے باہر ہے وہ تو خدا معاف کر دے گا۔ مگر جو طاقت کے اندر ہے اس سے مواخذہ ہو گا جب انسان نیک بنتا ہے تو اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے خدا کی رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں سچا مومن ولی کہلاتا ہے اور اس کی برکت اس کے گھر اور اس کے شہر میں ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔ وہ نجاست کھاتا ہے۔ اگر انسان بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑ دے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلہ اسے دیتا ہے۔ مثلاً ایک چوری کرتا ہے اور وہ چوری کو چھوڑ دے تو پھر خدا اس کی وجہ معاش حلال طور سے کر دے گا۔ اسی طرح زمینداروں میں پانی وغیرہ چرانے کا دستور ہوتا ہے اگر وہ چھوڑ دیں تو خدا ان کی کھیتی میں دوسری طرف سے برکت دے دے گا۔ ایک نیک متقی زمیندار کے واسطے خدا تعالیٰ بادل کا ٹکرا بھیج دیا کرتا ہے اور اس کے طفیل دوسرے کھیت بھی سیراب ہو جاتے ہیں حدیث میں آیا ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو ایمان اس میں نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ وسوسے جو بلا ارادہ دل میں پیدا ہوتے ہیں ان پر مواخذہ نہیں ہوتا جب پکی نیت انسان کسی کام کی کرے تو اللہ تعالیٰ مواخذہ کرتا ہے اچھا آدمی وہی ہے جو دل کو ان باتوں سے ہٹا دے۔ ہر ایک عضو کے گناہوں سے بچے۔ ہاتھ سے کوئی بدی کا کام نہ کرے۔ کان سے کوئی بری بات چغلی غیبت۔ گلہ وغیرہ نہ سنے۔ آنکھ سے محرمات پر نظر نہ ڈالے۔ پاؤں سے کسی گناہ کی جگہ چل کر نہ جاوے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 139)

مکرم مولوی محمد الطاف خان صاحب کو احمدیت کا علم مردان میں مکرم قاضی محمد یوسف صاحب کے ذریعہ ہوا۔ لیکن جماعت میں شمولیت سے قبل آپ نے خود قادیان جا کر اور سارے حالات کا جائزہ لے کر بیعت کی۔ چنانچہ آپ نے 1918ء میں مکرم میر احمد صاحب جو رفیق تھے ان کے بیٹے محمد سعید خان صاحب کے ساتھ قادیان جلسہ سالانہ کے موقع پر جانے کا پروگرام بنایا۔ جلسہ کے دوران وہ سٹیج کے قریب بیٹھے تاکہ حضور کو دیکھ کر اور اچھی طرح سن کر کچھ فیصلہ کر سکیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ میں تقریر کی غرض سے آئے تو ان کو دیکھ کر ان کا پہلا تاثر یہ تھا کہ وہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہیں۔ اس کے بعد جب حضور نے تقدیر الٰہی کے موضوع پر تقریر فرمائی تو اس تقریر کا ان پر غیر معمولی اثر ہوا۔ اس بناء پر آپ نے وہاں ہی بیعت کے لئے فیصلہ کر لیا اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 174)

صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب 1873ء میں صاحبزادہ محمدی گل کے ہاں عیدگاہ موضع بازید خیل میں پیدا ہوئے۔ موضع بازید خیل پشاور سے 5-6 میل دور ہے اور اس کا ایک حصہ عیدگاہ کہلاتا ہے۔ جہاں صاحبزادگان کا خاندان رہتا ہے۔ چونکہ یہ جگہ ایک علمی درسگاہ تھی اس لئے لوگ دور دور سے یہاں تحصیل علم کے لئے آتے۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید آف خوست ایام طالب علمی میں عیدگاہ میں رہ چکے تھے۔

مکرم صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ مزید دینی علوم کے لئے آپ دہلی اور لکھنؤ گئے اور وہاں تعلیم حاصل کی۔ 1912ء میں آپ قادیان اپنے دوست ملک صندل خاں آف سفید ڈھیری کے ساتھ گئے۔ وہاں بڑا مقصد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول سے ملک صندل خان کا علاج کروانا تھا۔ کیونکہ وہ بہت بیمار تھے۔ اپنے قیام کے عرصہ میں دونوں وہاں کے ماحول سے اس قدر متاثر ہوئے کہ دونوں نے احمدیت قبول کر لی۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 95)

☆..................☆..................☆..................☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

مکرم مرزا جواد احمد صاحب

بچوں اور خاندان کے لئے حفاظتی اقدامات

ذاتی حفاظت ایک فطری عمل ہے اور اکثر لوگ خطرناک حالات سے نمٹنا جانتے ہیں۔ تاہم کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں ایسے معاملات سے نمٹنا نہیں آتا۔ چنانچہ ذیل میں چند ایسی تدابیر پیش خدمت ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نقصان سے بچا جاسکتا ہے۔

اپنے معمول کے اوقات میں تبدیلی کریں:

معین گزرگاہوں کا استعمال نہ کیا جائے یعنی سکول، کام یا شاپنگ کو جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے ہمیشہ متبادل راستے استعمال کریں۔

اسی طرح ورزش کرنے کے اوقات بھی اور راستے بھی تبدیل کئے جائیں۔

اہم شاہراہوں کا استعمال کریں اور کم روشنی والے راستوں اور علاقوں کے استعمال سے حتی الوسع پرہیز کریں۔ اسی طرح کم گنجان، رہائشی اور صنعتی علاقوں اور ویران علاقوں میں نہ جایا جائے۔ اسی طرح سنگل لین روڈ والی گزرگاہوں کا استعمال نہ کیا جائے۔

سامنے دیکھیں:

دوران سفر، اپنی توجہ اور نظر سامنے رکھیں تاکہ کسی بھی ناگہانی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہ سکیں۔ کسی بھی مشکوک صورتحال سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پر رات کو ایسی گاڑی جو پیچھے سے ہارن بجا کر یا تیز روشنی کا استعمال کرکے آپ کو روکنے کی کوشش کرے اس کو ہرگز راہ نہ دیں۔

دوران سفر، اپنی گاڑی کو لاک لگا کر رکھیں اور اگلی گاڑی سے مناسب فاصلہ رکھیں تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں آپ اپنی گاڑی سائڈ سے نکال کر اپنا سفر جاری رکھ سکیں۔

جہاں ممکن ہوسکے اہم شاہراہوں پر تیز رفتار ٹریفک کے ساتھ ساتھ سفر کریں۔

اگر کوئی راہ میں رکاوٹ ڈالے تو ہر صورت میں وہاں سے فوراً نکلنے کی کوشش کریں۔ خواہ اپنی گاڑی کو نقصان ہی کیوں نہ پہنچانا پڑے۔

اپنے پیچھے بھی نظر رکھیں:

دوران سفر، اس بات پر بھی نظر رکھیں کہ آپ کے پیچھے کون آرہا ہے یا سفر کررہا ہے۔ اس کے لئے گاڑی کے دونوں جانب نصب Mirrors کا استعمال کریں۔ مشکوک ہونے کی صورت میں اپنے اعصاب پر قابو رکھیں اور فوراً کسی نزدیک ترین محفوظ جگہ پر پہنچنے کی کوشش کریں، مثلاً پولیس سٹیشن، فوجی بیرکس یا گنجان آباد علاقہ وغیرہ۔ ہرصورت میں پہلے ان سے پیچھا چھڑوانے کی کوشش کریں اور فوراً اپنے یا کسی عزیز کے گھر مت جائیں۔

جب بھی گھر سے نکلیں تو کسی کو اپنا مکمل پروگرام بتا کر نکلیں۔ کہ کس وقت پر کہاں کہاں جانا ہے۔

خاندان کے لئے حفاظتی تدابیر:

گھر کے باہر تختی پر نام کی بجائے صرف گھر کا پتہ درج ہو۔

مین گیٹ پر الیکٹرانک لاک لگوائیں۔ اس کے علاوہ اگر ممکن ہو تو انٹر کام لگوائیں اور اردگرد کے ماحول پر نظر رکھنے کے لئے کیمرہ بھی نصب کروائیں۔

ڈور چین (door chain) کا استعمال کریں۔

گارڈ کو کسی مرتفع جگہ پر کھڑا کریں اور گھر کے باہر مناسب روشنی کا انتظام بھی کریں۔

گھر میں کسی خادمہ یا خانساماں کو کام پر رکھتے وقت درج ذیل اشیاء لازمی ریکارڈ کے لئے رکھ لیں۔

1۔ شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی 2۔ تصویر، 3۔ سفارش 4۔ پولیس رپورٹ

سونے کی صورت میں گھر کے اندر کمروں کو لاک لگا کر سوئیں اور دروازہ کھولنے کے لئے code words کا استعمال کریں۔ گھر میں ملازمین پر کڑی نگاہ رکھیں۔ اس طرح سے گھر میں چوری کے امکانات بھی کم ہوجائیں گے۔

بچوں کا بھی خاص خیال رکھیں مبادا کوئی ملازم انہیں کوئی ایسا مشروب پلادے جس میں بے ہوشی کی دوا ملی ہو۔

چور، ڈاکو یا نقب زن کی محض دھمکیوں پر کان دھر کر اپنے زیورات یا پوشیدہ رقم کی تجوری کا علم نہ دیں۔ بلکہ ایک ایسی تجوری گھر میں بنائیں جس کا آپ کے علاوہ کسی کو پتہ نہ ہو اور اس میں معمولی مالیت کی چیزیں یا تھوڑی رقم رکھ دیں۔ ایسی صورتحال میں اپنے حواس پر قابو رکھیں اور پریشان ہرگز نہ ہوں۔

ذاتی حفاظت:

بچوں کو آپ کا نمبر یاد ہو اور بچوں کو ہدایت کریں کہ یہ نمبر کسی کو نہ دیں۔

ذاتی یا دفتری گاڑی میں بھی اگلی سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ مت بیٹھیں۔

ساتھ اسلحہ لے کر سفر مت کریں۔

رات کو دیر سے کسی بھی کام کے لئے باہر نہ جائیں۔

بنک یا ATM مشین:

1۔ بنک یا ATM مشین پہنچتے ہوئے گاڑی سے نکلنے سے پہلے اردگرد کے ماحول پر گہری نظر دوڑالیں۔

2۔ اگر آس پاس کوئی مشکوک آدمی کھڑا نظر آئے تو اس وقت رک جائیں اور اس کے جانے کے بعد اپنا کام مکمل کریں۔

3۔ ATM مشین سے رقم نکلوانے کے بعد فوراً اپنا کارڈ، رسید اور رقم لے کر روانہ ہوجائیں اور کسی محفوظ جگہ پر پہنچ جائیں تب ہی رقم کی گنتی کریں۔

4۔ لاکرز میں سے زیورات نکلوانے کی صورت میں اسے اپنے پرس یا بیگ میں رکھنے کی بجائے پہن لیں۔ تاکہ اگر آپ سے بیگ چھین بھی لیا جائے تو اس میں صرف زیورات کے خالی ڈبے ہی ہوں اور زیورات محفوظ رہیں۔

5۔ منی چینجر سے رقم لیتے وقت بھی احتیاط سے کام لیں اور باہر نکلتے وقت ایک دفعہ اردگرد کے ماحول کا جائزہ لے کر نکلیں۔

اگر کسی اور کے موبائل سے کوئی میسج بھیجیں تو ایسا cord word ساتھ شامل ہو جس سے آپ کے اہل خانہ کو یہ معلوم ہوسکے کہ وہ میسج آپ کی طرف سے ہی ہے۔

گھر میں عمر رسیدہ افراد کو محض ملازمین کے رحم و کرم پر مت چھوڑیں۔

ٹیلیفون کالز:

گھر میں موجود لینڈ لائن نمبر پر CLI لازمی لگوائیں تاکہ غیر متعلقہ کالرز کے متعلق ضرورت پڑنے پر جانچ کروائی جاسکے۔

بچوں کو یہ ہدایت کردیں کہ کال سننے سے قبل نمبر دیکھ لیں کس کا ہے اور کسی عزیز یا جاننے والے کے ہونے کی صورت میں ہی کال Attend کریں۔

CLI نہ ہونے کی صورت میں Answering Machine کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔

اگر کسی انجان آدمی کی کالز موصول ہوں جو گھر اور اہل خانہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے تو ایسے کالز کا ریکارڈ رکھیں جس میں تاریخ اور وقت کا اندراج ہو۔

کسی بھی قسم کی انعامی رقم کے متعلق کالز جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں۔ جو بعد ازاں ہراساں کرنے کی غرض سے بھی استعمال ہوسکتی ہیں چنانچہ ایسی کالز کو کسی بھی قسم کی معلومات فراہم کرنے سے پرہیز کریں۔

کسی بھی غیر متعلقہ فنکشن میں تصاویر بنوانے سے پرہیز کریں۔

کسی صورت میں بھی ہراساں مت ہوں اور مجرموں کو پکڑوانے کی کوشش کریں۔

دھمکی آمیز کالز برائے تاوان:

کبھی بھی اپنا نام، لینڈ لائن نمبر، موبائل نمبر کسی کو مت دیں۔ بلکہ کال کرنے والے سے اس کی شناخت مانگیں کہ کس نمبر سے کال کی ہے اور کس کو کال کی ہے۔

کسی بھی اشتہاری مہم میں اپنی ذاتی معلومات مثلاً credit card نمبر وغیرہ فراہم مت کریں۔

کسی کے بہکاوے میں نہ آئیں کہ آپ انعامی رقم کے حقدار ٹھہرے ہیں۔ ایسی کالز کا مقصد محض credit card کا نمبر حاصل کرنا یا رقم بٹورنا ہوتا ہے۔ کالر کو کہیں کہ بذریعہ ڈاک اس کی اطلاع کرے کیونکہ اگر اس کے پاس آپ کا فون نمبر موجود ہے تو آپ کا ایڈریس بھی موجود ہوگا۔

اغواء کرنے والے کو اپنا کوئی ایسا لینڈ لائن نمبر دیں جس پر CLI لگی ہو اور بات کرنے کے لئے کسی معاملہ فہم کا نام بتائیں۔

ایسی صورت میں فوراً پولیس کو اطلاع کرے یا ایمرجنسی ہیلپ لائن پر رابطہ کریں۔

معاملہ فہم آدمی کا انتخاب فیملی ہی میں سے کیا جائے۔

کام پر جاتے ہوئے حتی الامکان باپ اور بیٹا اکٹھے سفر نہ کریں اور نہ ہی ساتھ اپنی چیک بک لے کر جائیں۔

کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لئے درج ذیل امور کے متعلق پہلے سے اپنے اہل خانہ کو آگاہ کرلیں۔ (کہ کیا معلومات دینی ہیں)

1۔ آمدن 2۔ گھر کی ملکیت 3۔ گاڑی/موٹر سائیکل کی ملکیت 4۔ بنک میں محفوظ رقم/زیورات 5۔ فیملی کے متعلق معلومات

خواتین کے اغواء کی صورت میں بچ نکلنے کا طریق:

اگر اغواء کرنے والا پچھلی سیٹ پر پستول تھامے بیٹھ جائے تو کسی قسم کی مہم جوئی سے پرہیز کریں۔

اگر وہ آپ کو اگلی سیٹ پر جانے کی ہدایت کرے تو اترتے وقت بھاگنے کی کوشش کرے۔

اگر آپ کے ساتھ آپ کا کوئی بچہ بھی ہے تو اسے ہدایت کرے کہ وہ آرام اور احتیاط سے نیچے ہوجائے۔

مجرم کو یہ یقین دلائیے کہ پولیس کو اطلاع دینا مناسب نہیں ہوگا وہ رقم گاڑی وغیرہ لے کر فرار ہوجائے مگر خود ساتھ نہ جانے پر اصرار کریں۔

اگر وہ آپ کو گاڑی چلانے کی ہدایت کرے تو اس کی ہدایت پر عمل کریں۔ راستے پر کڑی نظر رکھیں اور دوسری گاڑیوں کے ساتھ رہنے کی کوشش کریں اور سرخ اشارے پر اپنی گاڑی اگلی گاڑی سے ٹکرا دیں۔ اس طرح سے ہلچل مچ جائے گی اور مجرم گھبرا کر فوراً فرار ہونے کی کوشش کرے گا۔ آپ بھی گاڑی سے نکل کر مدد کے لئے شور مچائیں اور بعد ازاں پولیس کو اطلاع کرنے کی کوشش کریں۔

اغواء کی صورت میں ممکنہ طور پر پوچھے جانے والے سوالات:

کبھی بھی اپنے ساتھ زیادہ رقم لے کر باہر مت نکلیں۔ اپنی اصل مالی معلومات چھپائیں۔ اغواء برائے تاوان کی صورت میں عام طور پر اغواء کرنے والے مندرجہ ذیل سوالات کرتے ہیں۔

1۔ آپ کیا کام کرتے ہیں؟

2۔ آپ کی آمدنی کتنی ہے؟

3۔ کس بینک میں اکاؤنٹ ہے؟

4۔ بینک بیلنس؟

5۔ زیور؟

6۔ بیوی بچوں کی تفصیل؟

7۔ موبائل نمبر، لینڈ لائن کی تفصیل؟

8۔گھر کرایہ پر ہے یا ذاتی؟

9۔کرایہ کی صورت میں مالک مکان کی تفصیل؟

10۔تنخواہ کے علاوہ کوئی اور ذریعہ آمد؟

11۔کار ذاتی ہے یا دفتر کی؟ کتنی کاریں ہیں؟

12۔دیگر اہل خانہ کی معلومات کہ کتنے بہن بھائی ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ ذرائع آمد؟

13۔ دفتر والے یا گھر والے کتنا تاوان ادا کرسکتے ہیں؟

پراپرٹی کی حفاظت:

اپنی تمام پراپرٹی کے تمام اصل کاغذات بنوا کر اپنے پاس محفوظ رکھیں اور کوئی نئی پراپرٹی خریدنے سے پہلے یہ تسلی کرلیں کہ وہ پہلے سے فروخت شدہ تو نہیں یعنی سودا پہ سودا تو نہیں کیا جارہا۔

گھر کی قیمتی املاک کی انشورنس کروانے کی کوشش کریں۔

قیمتی سرمایہ مثلاً زیورات وغیرہ کو بنک کے لاکرز میں محفوظ رکھیں۔

اپنے بنک کو یہ ہدایت کریں کہ چیک پر دستخط واضح نہ ہونے کی صورت میں رقم ایشو نہ کریں۔

نئی چیک بک کے حصول پر اس کے صفحات کی کل تعداد گن کے پوری کرلیں۔

گاڑی کی حفاظت:

کوشش کریں کہ گاڑی میں الارم سسٹم کے ساتھ ساتھ ٹریکنگ سسٹم بھی نصب کروائے تا کہ گاڑی چوری ہونے کی صورت میں گاڑی تلاش کروائی جاسکے۔ بہتر ہوگا کہ آج کل ملنے والا سیٹلائٹ ٹریکنگ سسٹم نصب کروایا جائے۔

گاڑی پارک کرتے ہوئے اردگرد کے ماحول پر نظر دوڑا لیں کہ کوئی مشکوک آدمی وارادات کے انتظار میں نہ کھڑا ہو۔

بچوں کو کھڑی گاڑی میں چھوڑ کر جانے سے پرہیز کیا جائے۔ اسی طرح سڑک کے کنارے گاڑی کھڑی کرکے یا شاپنگ سنٹر کے پارکنگ ایریا میں گاڑی کھڑی کرکے اس میں بیٹھے رہنے سے اجتناب کریں۔

ڈرائیور کو ہدایت کریں کہ گاڑی ایسی جگہ پر کھڑی کرے جہاں واضح نظر آئے اور الگ تھلگ کھڑی نہ کرے۔

بچوں کے اغواء کی صورت میں ہدایات:

بچوں کو ان کا پورا نام، معہ ولدیت اور مکمل پتہ ازبر کروادیں تا کہ ضرورت پڑنے کی صورت میں انہیں یہ سب معلومات ہوں اور بچوں کو فون کال کرنا بھی سکھائیں کہ کیسے موبائل نمبر، لینڈ لائن وغیرہ ڈائل کرنا ہے۔اس کے علاوہ کوئی ہیلپ لائن نمبر بھی یاد کروائیں۔

اسی طرح چھوٹے بچوں کی ہر چھ ماہ بعد اور نوجوان بچوں کی سال بعد fresh پاسپورٹ سائز تصاویر اتروائیں۔

بچوں سے کلام کرتے ہوئے اس بات کا خاص دھیان رکھیں کہ وہ کس اجنبی مرد وزن کے بارے میں بات کررہے ہیں کہ سکول یا بازار سے آتے ہوئے ہمیں فلاں انجان شخص نے روکا یا ملا۔اسی طرح گھر میں دوستانہ ماحول پیدا کریں جس میں بچے آپ سے ہر بات share کریں۔

بچوں کو ہدایت کریں کہ گھر سے باہر ویران جگہوں پر گھومنے یا کھیلنے کے لئے نہ جائیں۔

ہمیشہ اس بات کا علم رکھیں کہ وہ کس وقت، کس کے ساتھ کہاں پر ہوتے ہیں۔

کسی بھی انجان بندے کے ساتھ نہ جانے سے سختی سے ہدایت کریں۔

اسی طرح یہ بھی ہدایت کریں کہ کسی بھی اجنبی سے لفٹ نہ لیں۔ بلکہ کسی جاننے والے کے ساتھ بھی آپ کی اجازت کے بغیر اِدھر اُدھر نہ جائیں۔

بچوں کو ہدایت کریں کہ اگر کوئی انجان آدمی انہیں، آپ سے کوئی بات چھپانے کا کہے تو، وہ فوراً اس شخص کے متعلق آپ کو مطلع کریں۔

کبھی بھی کسی بھی صورت میں اپنے بچوں کو پارک یا گاڑی میں اکیلا نہ چھوڑیں۔

بچوں کو کہانی کے رنگ میں اغواء کے عمل کے بارے میں بتائیں تا کہ وہ خائف ہوئے بغیر سارے معاملے سے آگاہ ہوجائیں۔

بچوں کو یہ سکھائیں کہ اگر کوئی شخص انہیں کوئی ایسا کام کرنے کو کہے جسے کرنا نامناسب یا منع ہو تو اس صورت میں فوراً چیخ کر مدد کے لئے پکاریں یا وہاں سے بھاگ جائیں۔

بچوں کو ہدایت کریں کہ اگر انہیں زبردستی کسی گاڑی یا عمارت کی طرف لے جایا جائے تو چلائیں اور اپنی کتابیں یا ساتھ سامان سڑک پر بکھیر دیں۔

آپ کی اجازت کے بغیر بچے کسی اجنبی سے کوئی تحفہ یا کھانے کی چیز نہ لیں۔

بچوں کو یہ باور کروائیں کہ کسی کو، خواہ وہ آپ کا ٹیچر ہی کیوں نہ ہو جسم کے ایسے حصوں کو مس کرنے کی اجازت نہیں جنہیں کپڑوں سے ڈھا کا جاتا ہے۔

گاہے بگاہے اپنے بچوں کے ساتھ سکول یا میدان میں جائیں۔

زندگی ایک قیمتی سرمایہ ہے اس کی قدر کریں:

بازاروں یا مارکیٹوں میں بغیر کسی اشد ضرورت کے چکر لگانے سے پرہیز کریں۔

اجنبیوں کو دوست بنانے سے پرہیز کریں۔

ہمیشہ اپنے خدشات اور تحفظات سے کسی دوست یا عزیز کو مطلع رکھیں۔

اپنے والدین کو کبھی دھوکہ نہ دیں اور کبھی بھی کسی ایسی لغو حرکت میں ملوث نہ ہوں کہ بعد میں نہ صرف آپ کو بلکہ والدین اور دیگر عزیز واقارب کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

منشیات کے استعمال سے پرہیز کریں۔

آپ کس طرح دوسروں کی مدد کرسکتے ہیں؟

ذاتی اور خاندان کی حفاظت کے لئے جو احتیاطی تدابیر آپ کو معلوم ہیں وہ دوسروں کو بھی بتائیں۔

کسی قسم کی بھی کوئی مشکوک سرگرمی ہوتی دیکھیں تو فوراً ہیلپ لائن 1122 پر کال کریں۔

اسی طرح اپنے محلّہ یا ایریا میں سیکورٹی کے حوالے سے مالی معاونت بھی کریں۔

گھر کے اردگرد مناسب روشنی کا انتظام کریں۔

اسی طرح پہرے کا بھی انتظام کریں۔

مزید برآں یہ کہ گاہے بگاہے سیکورٹی کے حوالے سے مختلف معلوماتی پروگرامز کا بھی انعقاد کریں۔

ہنگامی صورت حال میں کیا کیا جائے؟

فوراً ہیلپ لائن 1122 پر کال کریں۔

جائے وقوعہ پر ہی رہیں اور اطلاع کرنے کے بعد وہاں سے چلے نہ جائیں تا کہ عینی شاہد کے طور پر آپ سے معلومات لی جائیں۔

پرسکون رہیں۔

مشکوک افراد پر نظر رکھیں اور جائے وقوعہ کے قریب جانے سے پرہیز کریں بلکہ دور سے ہی حالات پر نظر رکھیں۔

مشکوک افراد کے نظر آنے کی صورت میں درکار معلومات:

مرد/عورت، رنگت، قد، جسمانی ساخت، عمر، چہرہ/ لمبا/ پتلا/ گول، کلین شیو، مونچھیں، داڑھی، بال، بالوں کا رنگ، گھنگریالے، لمبے، پٹے، سیدھے، زخم کا نشان، Tattoo، آنکھوں کی رنگت، منہ/ لمبا/چوڑا، چشمہ، کپڑے، لباس کی تفصیل۔

مشکوک گاڑی نظر آنے کی صورت میں درکار معلومات:

گاڑی/ویں/ٹرک/موٹر سائیکل، کمپنی/ماڈل، رنگ، گاڑی کی بناوٹ، رجسٹریشن نمبر، سمت (کس طرف گئی ہے)، متفرق

گھریلو اشیاء کی تفصیل:

ہمیشہ اس فہرست کو مکمل کرکے رکھیں تا کہ خدانخواستہ چوری یا ڈاکے کے بعد نقصان کا اندازہ لگایا جاسکے اور پولیس کو بھی مسروقہ اشیاء کی تفصیل مہیا کی جاسکے۔

آئٹم، کہاں کی بنی ہوئی ہے/تفصیل، سیریل نمبر، قیمت، مخصوص نشانی، ویڈیو اور ٹیپ، کمپیوٹر اور اس کے لوازمات۔

Hi-fi/stereo، ٹی وی، ریڈیو، کیمرہ اور دیگر متعلقہ سامان، گھڑیاں، تاریخی فن پارے، تاریخی زیورات، دیگر قیمتی اشیاء، کچن میں استعمال، ہونے والی الیکٹرانک اشیاء۔

رحمت کی نظر

حضرت ابوہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف دیکھتا ہے اور جب اس کی اپنے کسی بندے پر نظر پڑ جاتی ہے تو پھر وہ اسے کبھی عذاب نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ (ماہ رمضان کے) ہر دن اور ہر رات میں ایک کروڑ افراد کو آگ سے نجات بخشتا ہے اور جب انتیسویں رمضان کی رات آتی ہے تو پورے ماہ کے دوران جتنے افراد کو نجات دی گئی ہوتی ہے اس کے برابر افراد کو آگ سے نجات دیتا ہے اور جب عید الفطر کی رات آتی ہے تو فرشتے لرز اٹھتے ہیں اور خدائے جبار اپنے نور کے ساتھ ایسی تجلی فرماتا ہے جس کا صحیح بیان کسی کے لئے ممکن نہیں اور وہ فرشتوں (جو اگلے روز عید کی تیاری کررہے ہوتے ہیں) کی طرف وحی کرتے ہوئے کہتا ہے: اے فرشتوں کی جماعت! اس مزدور کی کیا جزاء ہونی چاہئے جو اپنے کام کو پورا کرلیتا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اسے پوری جزاء دی جانی چاہئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ ٹھہراتے ہوئے کہتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔

(کنزالعمال جلد 8 صفحہ 471 حدیث نمبر 23707)

بقیہ از صفحہ 6

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فن لینڈ کا دورہ کیا اور گورنمنٹ آف پاکستان کی طرف سے فن لینڈ میں اللہ کے پہلے گھر کو آباد کرنے کے لیے 5 ہزار برطانوی پاؤنڈ کا عطیہ دیا اور اس طرح دنیا کے کنارے پر آباد اس سرزمین نے پہلے احمدی اور دنیا کے ایک عظیم لیڈر کے مبارک قدم کو بوسہ دیا، یوں اس اقدام پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے 1955ء میں یہاں کے مسلمانوں کی طرف سے شائع ہونے والی انگریزی کتاب (دی مسلم آف فن لینڈ) کے صفحہ نمبر 5 پر اس عطیہ کا تفصیل سے ذکر ہے، بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد یہاں احمدی مربی اور چند دوسرے احمدی احباب کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زیر سایہ 1990ء میں یہاں باقاعدہ جماعت کی بنیاد رکھی گئی جو آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے اب ایک مضبوط و منظّم جماعت میں ڈھل چکی ہے اور پاکستانی احمدیوں کے علاوہ مقامی فنش احباب اور کچھ عرب کے احباب بھی اس پاکیزہ نظام کا حصہ بن چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز یہ سلسلہ ترقی کی طرف گامزن ہے۔ اگرچہ اب فن لینڈ کے دور دراز واقع شہروں میں احمدی احباب مقیم ہوچکے ہیں مگر انٹرنیٹ کی سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ہفتہ میں تین روز قرآن کلاسز، تربیتی اجلاسات اور آئے روز ہونے والے تنظیمی پروگرامز و میٹنگز میں آن لائن گروپ کال کے ذریعہ شامل ہو کر ایک منزل اور ایک وجود کی زندہ مثال ثابت ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کا قدم ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا رہے اور جلد از جلد دین حق کا پرچم سارے فن لینڈ پر لہرانے لگے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

مکرم مدثر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ فن لینڈ

فن لینڈ کا پُر امن معاشرہ اور طرزِ زندگی

آپ نے سویڈن، ناروے اور ڈنمارک کے خوبصورت نظاروں، پُر فضا وادیوں اور خوشحال آبادیوں کے قصے تو بہت سنے ہوں گے لیکن آج میں آپ کو سویڈن اور ناروے کی سرحد سے ملحقہ ایک ایسے گمنام ملک کی سیر کرانا چاہتا ہوں جو آبادی کے لحاظ سے بہت چھوٹا مگر قدرتی حسین نظاروں سے مالا مال۔ پُر امن اور مثالی طرزِ زندگی کی وجہ سے دنیا کے بڑے ترقی یافتہ ممالک میں شامل ہے۔ اس کا پرانا نام Suomi جبکہ نیا اور انگریزی نام فن لینڈ ہے۔

1917ء سے ایک آزاد اور خود مختار مملکت کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھرنے والا یہ ملک ترقی کی بے شمار کٹھن منزلیں طے کرتا ہوا اس وقت دنیا کے جدید اور انتہائی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہے۔ یہ یورپ کے سات Scandinavian ممالک میں شامل ہے اور اس کے ایک چوتھائی علاقہ جات Arctic Circle کے شمال میں واقع ہیں جہاں ماہ جون و جولائی میں دو ماہ تک سورج غروب نہیں ہوتا جبکہ ماہ دسمبر و جنوری میں دو ماہ سورج طلوع نہیں ہوتا اور اس دوران شدید برفباری رہتی ہے مگر اپنی سخت آب و ہوا کے باوجود قدرتی وسائل اور وسیع جنگلات کی مضبوط معیشت پر قائم یہ ملک زندگی کی جدید ترین سہولیات سے آراستہ اور قدرتی حسن سے مالا مال ہے اس کے دو تہائی سے زیادہ رقبے پر جنگلات پھیلے ہوئے ہیں جبکہ کچھ زمین قابل کاشت بھی ہے۔ یہاں کے چار موسم یعنی موسم گرما، موسم خزاں، موسم سرما اور موسم بہار ہیں لیکن شدت کے لحاظ سے موسم سرما کافی سخت ہوتا ہے اور زیادہ تر علاقوں میں ٹمپریچر منفی 30 درجہ سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے جبکہ موسم گرما میں جنوب و نچلے علاقوں میں زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر 30 درجہ سنٹی گریڈ تک جاتا ہے دسمبر سے مارچ تک برف باری ہوتی ہے اور مئی سے اگست تک یہاں کے علاقے سرسبز و شاداب نظر آتے ہیں۔

یہاں کے مشہور پھلوں میں سیب کی اعلیٰ قسم، چیری، بلیک بیریز، بلیو بیریز، سٹرابیری، اور کلاؤڈ بیریز شامل ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے اور اس کی کل آبادی تقریباً 53 لاکھ جبکہ اس کا کل رقبہ 3 لاکھ 38 ہزار 100 کلو میٹر ہے۔ اس ملک کو پوری دنیا میں سب سے زیادہ جھیلوں کی سرزمین بھی کہتے ہیں اور اس میں تقریباً ایک لاکھ 87 ہزار سے زیادہ خوبصورت جھیلیں واقع ہیں، اس کے جنوب میں سب سے بڑا شہر ہلسنکی Helsinki واقع ہے جو یہاں کا دارالحکومت ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا کا سب سے اونچا ضلع ہونے کا بھی اعزاز رکھتا ہے اور اس شہر کی کل آبادی تقریباً 5 لاکھ سے زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں فن لینڈ کے تقریباً 16 بڑے شہر ہیں اور یہاں کے زیادہ تر لوگ شہروں میں ہی آباد ہیں، مگر چھوٹے دیہات اور دور دراز آبادیوں میں بھی شہر جیسی تمام سہولتیں میسر ہیں، یہاں زیادہ تر لوگ رہائشی اپارٹمنٹ میں زندگی گزارتے ہیں جو یا تو ان کی اپنی ملکیت ہیں یا ماہوار کرایہ پر حاصل کئے گئے ہیں جبکہ سنگل علیحدہ مکانات کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے جو بہت خوبصورت انداز اور نقشہ پر بنائے گئے ہیں۔ شدید سرد موسم کی سختی سے بچنے کے لیے یہاں کی تمام عمارتوں میں Hydronic Home Heating Systems لگایا گیا ہے جو کہ عمارت کے اندر بغیر شور، آلودگی اور بُو کے مناسب ٹمپریچر رکھنے کا ایک ایسا جدید نظام ہے جس سے شدید سردی کے اوقات میں بھی گھر کے اندر کا ٹمپریچر نارمل رکھا جا سکتا ہے، یہاں زیادہ تر بجلی لکڑی جلا کر حاصل کی جاتی ہے اور یہ عمل بھی یہاں کے ماہرین اور انجینئرز نے اپنی محنت اور خداداد مہارت سے بہت دلچسپ اور فائدہ مند بنا دیا ہے یعنی سب سے پہلے ہر شہر کے ساتھ ایک لکڑی کا کارخانہ بنا کر لکڑی کو دوسرے ممالک میں ایکسپورٹ کرنے کے لیے مختلف شکلوں میں تراشہ جاتا ہے اور اترنے والے چھلکے اور لکڑی کے ٹکڑوں کو ایک کنوئیر کی مدد سے بجلی گھر کے بوائلروں میں لے جا کر جلایا جاتا ہے جن سے پیدا ہونے والی سٹیم کو ٹربائینوں میں سے گزارنے اور بجلی پیدا کرنے کے بعد پائپ لائینوں کی مدد سے شہر کے سنٹرز اور بڑے بازاروں کے فٹ پاتھوں کی ٹائلوں کے نیچے سے یوں گزارا جاتا ہے کہ اس کی معمولی سی گرمی سے اوپر پڑنے والی برف ساتھ ساتھ پگھلتی رہتی ہے اور یوں یہ راستے شدید برفباری میں بھی پیدل چلنے والوں کے لئے صاف رہتے ہیں یہاں سے یہ سٹیم کے پائپ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے عوام کے گھروں میں چلے جاتے ہیں جہاں Hydronic Home Heating Systems سے جڑ کر نہ صرف مکانوں کو اندرونی طور پر گرم رکھتے ہیں بلکہ اس سٹیم کی مدد سے گھر میں چوبیس گھنٹے گرم پانی بھی مہیا رہتا ہے، اسی طرح مزید چھوٹی مگر بنیادی سہولیات میں یہاں کے تمام رہائشی اپارٹمنٹس میں کپڑوں کے لیے فری واشنگ مشین اور ڈرائر مشین کی سہولت میسر ہے جو دس منٹ میں کپڑوں کو مکمل خشک کر دیتی ہے، نیز ہر اپارٹمنٹ کے تہہ خانہ میں فریز کرنے کا ایسا مفت نظام موجود ہے جہاں ہر فیملی اپنی مخصوص الماری میں وافر مقدار میں اشیاء خورد و نوش فریز کر سکتی ہے، اس کے علاوہ یہاں کے لوگ شدید ٹھنڈے موسم میں اپنے اپنے گھروں میں سونا باتھ Sauna Bath کا استعمال ضرور کرتے ہیں جو یہاں کی لازمی ضرورت کے علاوہ ایک ثقافت کے طور پر بھی جانا جاتا ہے جو کہ ایک مصنوعی طور پر جسم سے پسینہ نکالنے کا بڑا دلکش عمل ہے۔

اس کا مختصر تعارف کچھ یوں ہے کہ باتھ روم کے ساتھ منسلک ایک چھوٹے سے کمرے میں لکڑی کے بینچ، چند کرسیاں، پانی اور ایک بھٹی کا انتظام کیا جاتا ہے جو اوپر تک مخصوص پتھروں کے ساتھ بھری ہوتی ہے اور اس کو زیادہ تر الیکٹرک ہیٹر مگر شہر سے دور علاقوں میں آگ جلا کر گرم کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے پتھر سرخ انگاروں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں غسل کرنے والا نہایت مختصر لباس میں اس کے قریب بیٹھ کر کسی برتن سے ان شدید گرم پتھروں پر پانی کی مخصوص مقدار ڈالتا ہے جس سے کمرہ بھاپ سے بھر جاتا ہے اور اندر (80 درجے سنٹی گریڈ تک) شدید گرمی پیدا ہو جاتی ہے، جس سے انسان کا پسینہ نکلتا ہے۔ اس دوران خاص قسم کی باریک سبز ٹہنی دار پتوں سے جسم کی ٹکور بھی کی جاتی ہے اور کچھ دیر اس کمرے میں بیٹھنے اور پسینہ نکالنے کے بعد کبھی کبھار اچانک باہر برف باری میں نکل کر زمین پر پڑی ہوئی برف کی تہہ میں ننگے جسم کو دبا کر ٹھنڈا کیا جاتا ہے اور پھر سونا باتھ میں آکر پہلا عمل دہرایا جاتا ہے اس طرح ان لوگوں کے نزدیک جسم میں سردی برداشت کرنے کی صلاحیت بہت بڑھ جاتی ہے اور پسینہ نکلنے کی وجہ سے جسمانی فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔

اندرون و بیرون ملک سفر کرنے کے لیے ذاتی گاڑیاں، ہوائی اور بحری سفر کے علاوہ جدید اور آرام دہ ٹرینیں الیکٹرک سٹی انرجی پر چلتی ہیں، ریلوے لائنز اور بہترین سڑکوں کا جال ملک کے طول و عرض تک پھیلا ہوا ہے اور اندرونِ شہر و اندرونِ ملک بسوں کا جدید نیٹ ورک بھی موجود ہے جو یہاں کی شدید برف باری میں اپنے مقررہ اوقات میں رواں رہتا ہے، اپنی ذاتی گاڑیوں کو گرم رکھنے کے لیے یہاں ایک جدید سسٹم بھی ہر جگہ مفت میسر ہے اس میں گاڑی کے اندر رکھے اضافی ہیٹر اور انجن کو باہم کنیکٹ کر کے ایک بیرونی تار کے ذریعہ پارکنگ میں لگا الیکٹرک ٹائمر ساکٹ سے جوڑا جاتا ہے اور ڈرائیونگ کرنے سے دو گھنٹے قبل کا ٹائمر آن کر دیا جاتا ہے، یوں آٹومیٹک دو گھنٹے قبل گاڑی کا ہیٹر آن ہو کر نہ صرف انجن اور گاڑی کو اندرونی طور پر گرم کر دیتا ہے بلکہ اوپر پڑنے والی برف کو بھی پگھلا کر گاڑی کو صاف کر دیتا ہے۔ یہاں کے ڈرائیونگ قوانین کافی سخت ہیں جس کی وجہ سے یہاں کی ڈرائیونگ بہت محفوظ سمجھی جاتی ہے۔

فن لینڈ کے بہترین انفراسٹرکچر اور قومی اتفاق رائے کو اس کی بہترین اقتصادی پالیسی سمجھا جاتا ہے۔ یہاں کا بہترین اعلیٰ تعلیمی نظام ہے جس میں ہر طرح کی تعلیم مفت جبکہ بچوں کے لیے ابتدائی کلاسز سے لے کر سیکنڈری کلاسز تک کتابیں کاپیاں اور دن کا معیاری کھانا و دودھ بھی مفت دیا جاتا ہے سات سے سولہ سال کی عمر میں تعلیم لازمی ہے اور پہلی کلاسز سے لے کر اعلیٰ یونیورسٹی تک ساری تعلیم فری ہے ہائی تعلیم کی اعلیٰ کارکردگی میں فن لینڈ نے 2011ء میں پوری دنیا میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے اسی وجہ سے دنیا بھر سے طلباء تعلیمی ویزہ حاصل کر کے یہاں پڑھنے آتے ہیں جبکہ تعلیمی ویزہ حاصل کرنا بھی بے حد آسان اور سادہ ہے کیونکہ آن لائن درخواست دی جاتی ہے اور داخلہ ٹیسٹ میں کامیابی کی صورت میں فن لینڈ کا سفارت خانہ ویزہ جاری کر دیتا ہے مزید تعلیمی معلومات کے مندرجہ ذیل جماعتی ای میل پر رابطہ کریں۔

studyfinland2013@gmail.com

پورے ملک میں ایک ہی تعلیمی نصاب رائج ہے اور علم حاصل کرنے کی کوئی عمر مقرر نہیں ہے یعنی کسی بھی عمر میں آپ کسی بھی تعلیمی یا ٹیکنیکل ادارے میں داخلہ لے سکتے ہیں اور کوئی بھی کورس کر سکتے ہیں جو کہ نہ صرف فری ہوگا بلکہ دوران تعلیم آپ کو سپیشل مالی معاونت بھی میسر رہے گی۔ اعلیٰ تعلیمی معاشرہ اور جدید پولیس سیکیورٹی سسٹم کی وجہ سے یہاں جرائم کی شرح صفر فیصد سمجھی جاتی ہے اور پولیس FIR میں زیادہ تر کیسز کے اندراج شراب نوشی کے ہوتے ہیں جبکہ مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ پیتی ہیں مگر نشے میں مدہوش رستے میں پڑے ہوئے انسان کی جیب، موبائل فون یا قیمتی اشیاء بہرحال محفوظ ہی رہتی ہیں۔ یہاں کے لوگ شرمیلے مشہور ہیں یعنی بلا وجہ کسی سے بات وغیرہ نہیں کرتے مگر ہر ایک سے پیار اور محبت سے پیش آنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

فن لینڈ کے کھانے ہمارے چٹ پٹے مرچ مسالہ دار کھانوں کے برعکس انتہائی پھیکے اور بے مزہ لیکن حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق تیار ہوتے ہیں، سبزی و سلاد کھانے کا بنیادی جزو ہے، مچھلی یہاں کی پسندیدہ خوراک ہے اور موسم گرما کے علاوہ شدید سردی میں بھی مچھلی کا شکار کیا جاتا ہے جب انتہائی منفی ٹمپریچر پر سمندر اور یہاں کی تمام جھیلوں کی اوپر کی سطح منجمد ہو جاتی ہے تو یہاں کے لوگ اس کے اوپر نہ صرف Skating کرتے ہیں بلکہ جھیل کے اوپر کرسیاں رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں اور ڈرل کی مدد سے جمے ہوئے پانی میں سوراخ کر کے ڈوریوں والی کنڈیوں کی مدد سے مچھلی کا شکار کرتے ہیں۔ یہاں ہرن کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ دوران سفر گاڑیوں سے ٹکرانے کا خطرہ ہر وقت رہتا ہے جبکہ ان کے شکار کی حکومت سے محدود حد تک اجازت لی جا سکتی ہے۔ یہاں کا قومی کھیل Ice Hockey ہے جبکہ فٹ بال اور برف پر کھیلے جانے والے کئی دوسرے کھیل بھی کافی مقبول ہیں لیکن کرکٹ کو یہاں کے لوگ بالکل پسند نہیں کرتے۔

میرے خیال میں فن لینڈ کی سیر کے دوران اگر Santa Claus اور Arctic Circle کے قریب رات کے وقت آسمان پر پھیلنے والے دلکش رنگوں کا ذکر نہ کیا جائے تو انتہائی ناانصافی ہوگی،

Santa Claus کی رہائش یہاں کے انتہائی اونچے اور ٹھنڈے علاقے میں واقع ہے اور مذکورہ آسمانی رنگ بھی اسی علاقے سے نظر آتے ہیں اس لیے اس ملک میں آنے والا تقریباً ہر سیاح ان دو باتوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے لازماً اس علاقے (Rovaniemi) کا رُخ کرتا ہے، جہاں Santa Claus کی رہائش واقع ہے۔ لوگ اس سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک معمولی فیس ادا کرنے کے بعد اس کے ساتھ تصویریں بنواتے ہیں، خاص کر 25 دسمبر کو یہاں لوگوں کا کافی رش رہتا ہے جبکہ اس شہر سے تقریباً 200 کلومیٹر آگے شمال کی جانب Lapland میں رات کے وقت آسمان مختلف خوبصورت رنگوں میں ڈھل جاتا ہے اور نہایت خوبصورت پینٹنگز کی طرح یہ رنگ آسمان پر پھیل کر خدائے واحد کی حسین کائنات کے حسن کا ایک نئے زاویے سے اظہار کرتے ہیں، ان مناظر سے محظوظ ہونے کے لیے انٹرنیٹ سے مندرجہ ذیل لنک کو کلک کریں۔

https://www.google.ca/search?q=finland+sky+at+night&tbm

فن لینڈ کو آج اگر ایک فلاحی ریاست کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا، یہاں کی عوام امداد باہمی کے اصولوں کے تحت حکومت کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، ہر شہری کو آمدن پر 24 فیصد تک لازمی ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے جبکہ بے روزگار لوگوں کی بنیادی ضرورتوں کو حکومت کی طرف سے پورا کرنے کا بھی نہایت منظم اور معقول نظام رائج ہے۔ اسی طرح لوگ اپنی گھریلو نئی یا استعمال شدہ اشیاء یہاں کی لوکل کچھ خاص کمپنیوں کو عطیہ میں دے دیتے ہیں جو اپنے بڑے بڑے مخصوص سٹوروں میں رکھ کر ان اشیاء کو بہت معمولی اور مناسب قیمت میں فروخت کرتی ہیں اور اس سے حاصل ہونے والی آمدن کو تعلیمی وفلاحی اخراجات پر خرچ کیا جاتا ہے علاوہ ازیں گاڑیاں اور دیگر گھریلو استعمال شدہ سامان کی سستی خرید وفروخت کے لیے انٹرنیٹ پر کچھ ویب سائیٹس اندرون ملک کافی مشہور ہیں، یہاں کے تمام باشندے اپنی مدد آپ کے رجحان کے تحت ریاستی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ان کا مضبوط بلدیاتی نظام زندگی یہاں کی خوشحالی کا اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی حالیہ ایک رپورٹ کے مطابق فن لینڈ انسانی ترقی اور فائیو سٹار معیار زندگی کے حوالے سے دنیا بھر میں پہلے نمبر کا ملک ہے اگر چہ اس مقام تک پہنچنے کے لیے یہاں کی حکومت اور لوگوں کی ان تھک محنت اور قربانیوں کی ایک نہایت لمبی داستان ہے۔

فن لینڈ کا مختصر مذہبی تعارف

یہاں کی 77 فیصد آبادی عیسائیت کی پیروکار ہے جبکہ صرف 1.5 فیصد مسلم آباد ہیں۔ مسلمانوں کی ابتداء 1870ء سے 1920ء کے درمیان ہوئی جب تاتاری مسلم لوگوں کی یہاں آمد شروع ہوئی لیکن اس کے بعد ایک لمبے عرصے تک مزید کوئی خاص اضافہ نہ ہوا بیسویں صدی کے آخر میں ایشیا اور افریقہ کے مسلم مہاجرین کی آمد کا ایک سلسلہ شروع ہوا جو تا حال جاری وساری ہے اور اب یہ تعداد 65 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے جن میں کافی حد تک مقامی مسلم باشندے بھی شامل ہیں اور ان کی زیادہ تر تعداد دارالحکومت Helsinki اور اس کے نواح میں آباد ہے۔ چنانچہ 1950ء کے قریب کچھ مسلم شہریوں نے یہاں کے دارالحکومت میں اپنی پہلی مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور دنیا بھر کے مسلمان ملکوں سے مالی امداد کی اپیل بھی کی جس پر اس وقت کی نئی آزاد ہونے والی مملکت خداداد پاکستان نے سب سے پہلے لبیک کہا اور اس وقت پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ مکرم ومحترم جناب حضرت چوہدری

باقی صفحہ 4 پر

مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب۔ امریکہ

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں

الفضل ربوہ 17 جنوری 2014ء کے شمارے میں ندیم احمد صاحب فرخ نے وکی پیڈیا سے کبیر والہ ضلع خانیوال سے متعلق معلومات سے متعارف کرایا ہے، اور میری سالوں پرانی تعلیم الاسلام کالج میں طالبعلمی کی یادوں کو کرید نکالا ہے۔

1956ء میں کالج میں داخل ہوا، فضل عمر ہوسٹل کا کمرہ نمبر 4 الاٹ ہوا، جب نئے ماحول اور گرمی سے ہوش کچھ ٹھکانے لگی تو تین روم میٹس کے چہروں اور ناموں سے شناسائی ہوئی: سرخ و سفید صحت مند دراز قد سرائیکی لہجے میں بات کرنے والے ریاض حسین مونس، کبیر والہ، ملتان سے تھے۔ پتلے دبلے رفیق احمد خان منٹگمری، نصرت حفیظ اللہ علوی پنڈ دادن خان اور خاکسار گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ سے تھا۔ ریاض حسین کے کزن ممتاز حسین ناصر کسی اور کمرے میں تھے۔

کلاسیں شروع ہوئیں، سوائے علوی کے ہم تینوں پری میڈیکل کلاس میں تھے: ریاض جوشیلا، جبکہ رفیق ہنس مکھ، علوی خاص مدبرانہ انداز میں گفتگو کرتا، ایک دفعہ نہانے کے لئے کون سا صابن بہتر ہوتا ہے؟ علوی کو چھیڑنے کے لئے کسی نے سن لائیٹ، لائف بوائے کی تعریف کی علوی سے رہا نہ گیا لکس کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیئے، رفیق نے یہ کہہ کر بات کا رُخ موڑ دیا، "چپ کرو کیوں عقل پیچھے لٹھ لئے پڑے ہو"!

ریاض سخت متعصب غیر احمدی تھا، اکثر جماعت کے خلاف باتیں کرتا، ہم اس کے اعتراضات کا جواب دیتے رہتے، یہ سوال جواب کی محفل تلخ ہو جاتی، ممتاز ناصر بتاتا کہ ربوہ آنے سے پہلے ریاض کبیر والہ میں جماعت دشمن عناصر کے جلوسوں میں شامل ہو کر ہمارے گھر کے سامنے آکر گالیاں بکتا اور سنگ باری کرتا رہتا تھا۔ ریاض کے تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ کی وجہ ربوہ میں رہ کر احمدیوں کے عقائد اور مسلمات کے متعلق غیر از جماعت لوگوں نے جو معلومات دی تھیں، جنت دوزخ وغیرہ کا خود مشاہدہ کرنا تھا۔

جمعہ چھٹی کا دن تھا، بیت المبارک میں ایک بجے خطبہ شروع ہوتا۔ ہوسٹل کے غسلخانوں میں صبح سے بھیڑ لگ جاتی، ایک کے بعد دوسرا۔ بہر حال بارہ ساڑھے بارہ جمعہ کے لئے نکل پڑتے، جامعہ کے مقابل واقعہ درے کو عبور کر کے گول بازار سے ہوتے ہوئے، بیت مبارک پہنچتے۔ کوشش کر کے دوسری تیسری صف میں بیٹھتے ریاض ہمارے ساتھ اسی مستعدی کے ساتھ تیاری کرتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ دھیان سے سنتا، جب نماز شروع ہوتی، اپنی نماز شروع کر دیتا۔ پہریداروں کی ہدایت پر پچھلی صفوں میں بیٹھنا شروع کر دیا۔ ریاض کے خیالات میں سختی قائم رہی۔

موسم گرما کی چھٹیوں سے پہلے مئی کے سخت گرم مہینے میں کالج بارہ ایک بجے بند ہو جاتا۔ ایک دن جب دوپہر کا کھانا کھا کر کمرے میں آئے، کسی مذہبی بات پر ریاض مجھ سے الجھ پڑا، تیزی ہوئی۔ میں لائبریری سے ناول لے آیا تھا میں تو اسمیں کرسی پر بیٹھے منہمک ہو گیا، ریاض چادر اوڑھے پنکھے کی گرم ہوا میں سو گیا۔ گھنٹہ بھر سویا ہوگا، کہ ہڑ بڑا کر اُٹھ کر مجھے یہ کہتے ہوئے جپھے میں لے لیا، شریف میری بیعت کرا دو! میرے لئے یہ سب کچھ بالکل اچانک تھا، میں نے سارا زور لگا کر یہ کہتے ہوئے اسے الگ کیا "پاگل ہو گئے ہو!" لیکن ریاض کہے جا رہا تھا... میں جواب تک تم سے کہتا رہا ہوں مجھے معاف کرنا۔ بس میری بیعت کرا دو۔ مجھے اب احساس ہو گیا ہے! میں نے محسوس کیا ریاض سنجیدہ ہے، میں نے گھڑے سے پانی کا گلاس بھرا اور اسے پینے کے لئے دیا۔ ریاض کی آنکھوں میں آنسو تھے اور چہرے پر اطمینان! میں نے بار بار پوچھا بھئی کیا ہوا اور بعد میں بھی کئی بار پوچھا، مگر اللہ بخشے ریاض نے میرے اس سوال کا جواب کبھی بھی نہیں دیا۔ ریاض مرحوم کی بیعت منظور ہوئی، ہمارے ساتھ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں مستعدی سے دیتا، خدام اور دوسرے اجلاسات میں ہم سب روم میٹ شامل ہوتے۔ ریاض کو اپنا نام "ریاض حسین" پسند نہیں تھا، "محمد احمد" سے بدلنا چاہتا تھا، ہم مولانا ابوالعطا جالندھری سے جا کر ملے، ریاض نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ مولانا نے ریاض کے خیال سے اتفاق نہ کیا۔ واپسی پر ریاض نے ہمیں بتایا کہ وہ اپنی خواہش کو اپنے بیٹے کا نام "محمد احمد" رکھ کر پورا کرے گا! اس وقت ہماری عمریں ہی ایسی تھیں ہم نے ریاض کی بات ہنسی میں اڑا دی۔

ایف ایس سی کے بعد میں لاہور اسلامیہ کالج میں بی ایس سی میں داخل ہوا، جبکہ ریاض نے بی ایس سی کے بعد ملتان میں کھاد فیکٹری میں اسسٹنٹ کیمسٹ کے طور پر جائن کیا۔ 1962ء میں ہماری ایم ایس سی کلاس پنجاب یونیورسٹی سے کراچی کے ساحلی جانوروں کے مطالعاتی دورے پر گئی تھی، واپسی پر راستے میں میرا ریاض سے ملنے کا پروگرام بنا، ریاض نے خانیوال ریلوے سٹیشن سے مجھے لیا۔ بس کے ذریعے کبیر والہ پہنچے۔ ریتلا علاقہ، خاکستری کچے مکانات، کچی تنگ گلیاں، ٹھیٹھ دیہاتی ماحول۔ ہم گلیوں اور بازار میں گھومے پھرے۔ اگلے دن خانیوال سے ریل پکڑ کر میں ریاض اور اس کے خاندان کی نیک خواہشات ساتھ لے کر لاہور پہنچا۔

ریاض کی بیعت کے بعد مرحوم کے والد محترم ملک فضل دین صاحب ٹیچر ہائی سکول کبیر والہ بیعت کے سلسلے میں ربوہ تشریف لائے، ہماری ہوسٹل میں ملاقات ہوئی، مرحوم متین اور کم گو بزرگ تھے۔ ان کے دونوں بھائی چچا نور الدین اور محمد دین کی کپڑے کی دکان تھی، جب کبھی لائل پور (فیصل آباد) ملوں سے کپڑا خریدنے آتے تو فضل عمر ہوسٹل میں ملنے ضرور تشریف لاتے، مرحوم نور الدین صاحب کے ذریعے احمدیت کا پودا اس خاندان میں لگا تھا، اغلباً ان کا جماعت سے تعارف ملتان میں ہوا۔ بہت مشفق اور مدبر بزرگ تھے، اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ آمین۔

میں نے 1963ء تعلیم الاسلام کالج جائن کیا اور ریاض حسین مونس نے لیبیا میں کوئی آئل ریفائنری۔ بیرون ملک جانے سے پہلے ریاض اپنی کزن کو جامعہ نصرت ربوہ میں داخل کرانے ربوہ آیا، ہماری یہ آخری ملاقات مختصر تھی۔ کچھ عرصہ لیبیا میں خط وکتابت رہی، پھر اور بھی غم ہیں شوق دوستی کے سوا، ہم اپنی اپنی زندگی کی لڑائی میں مگن ہو گئے۔

ریاض لیبیا سے 1995ء میں واپس وطن آ گیا تھا۔ ذیابیطس کی مرض میں مبتلا رہ کر 1996ء میں داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔

عجیب دوست تھا۔ جب غیر از جماعت تھا، اپنے سرائیکی لہجے میں بات کرتا تو لگتا تھا کہ سخت متعصب ہے، مگر یکدم change of heart نے ثابت کر دیا کہ مرحوم نیک نیتی سے سچائی کی تلاش میں تھا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری زندگی بڑے خلوص اور پرہیزگاری سے گزاری۔ مرحوم کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا محمد احمد (اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی خواہش پوری فرمائی) ہے، سب شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور اس کی آل اولاد پر رحمت وشفقت فرمائے۔ آمین

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

28واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ویسٹ کوسٹ امریکہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے 2013ء کی آخری تاریخوں 27 تا 29 دسمبر بیت الحمید چینو میں جماعت احمدیہ امریکہ کے مغربی ساحل پر بسنے والی جماعتوں نے اپنا 28 واں جلسہ سالانہ منعقد کیا جو بہت کامیاب رہا۔

حسب دستور جماعت احمدیہ لاس اینجلس ایسٹ، لاس اینجلس ان لینڈ اور لاس اینجلس ویسٹ نے اس جلسہ کے انتظامی امور اور مہمان نوازی کے فرائض ادا کئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے اخبارات نے بھی جلسے کی کوریج دی۔ عربی، انگریزی اور اردو اخبارات میں جلسے کی خبریں مع تصاویر شائع ہوئیں۔

افسر جلسہ سالانہ مکرم ناصر نور صاحب۔ افسر جلسہ گاہ مکرم مظفر صدیقی صاحب۔ افسر خدمت خلق مکرم ڈاکٹر رانا بلال صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اوران کی نیابت میں ریجنل قائد مکرم سید اکمل صاحب نیز ریجنل صدر لجنہ کو منتظمہ اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

جلسہ سالانہ اپنی پراپرٹی میں ہوتا ہے جہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک وسیع وعریض بیت الحمید ہے اور قریباً 300 کے لگ بھگ کار پارکنگ کی جگہ ہے اور ایک مقامی چرچ جو بیت الحمید کے بالکل ساتھ ہے بھی اپنے پارکنگ لاٹ کو ہفتہ واتوار کے دن ہمارے لئے مخصوص کر دیتے ہیں جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔

مورخہ 26 دسمبر 2013ء کو مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے جلسہ کے انتظامات کا معائنہ کیا۔

پہلا سیشن

27 دسمبر کو جمعۃ المبارک تھا۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے خطبہ جمعہ دیا جس میں آپ نے آنحضرت ﷺ کی مکی اور مدنی زندگی اور آپ پر مصائب وتکالیف کے دور کا ذکر کر کے کثرت سے درود شریف پڑھنے اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلائی۔

پہلا سیشن شام 3 بج کر 10 منٹ پر شروع ہوا۔ اس سیشن کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نائب امیر امریکہ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے انٹرنیٹ کے ذریعہ لائیو خطاب کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی آج کے خطبہ جمعہ میں ہمارے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ کا ذکر کیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ قادیان میں جلسہ سالانہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جو نصائح فرمائی تھیں، جماعت کو ان پر عمل کرنے کی طرف بھی امیر صاحب نے توجہ دلائی۔ اس کے بعد آپ نے دعا کرائی۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم محترم مولانا مبشر احمد صاحب آف سان فرانسسکو کی تھی۔ جس کا عنوان تھا ”اللہ تعالیٰ کی صفت غیب کا صحیح مفہوم“۔

دوسری تقریر مکرم وقاص ملک صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان آنحضرت ﷺ کا ارفع مقام خاتم النبیّین تھا۔

ان کی تقریر کے بعد برادر حسن حکیم صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے ”دعوت الی اللہ ایک اہم فریضہ“ کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسرا دن

صبح جلسہ کا آغاز باجماعت تہجد سے ہوا، نماز تہجد ہمارے ایک احمدی گھانین عبداللہ عیسیٰ نے پڑھائی۔ اس کے بعد درس القرآن ہوا جو مکرم فہیم احمد صاحب نے دیا۔

جلسہ کا سیشن محترم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نائب امیر امریکہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد ایک نوجوان مکرم حارث ظفر صاحب آف پورٹ لینڈ نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ”دہریت ایک کھلا چیلنج اور اس کے سدباب کا طریق“۔ مکرم آفتاب جمیل صاحب نے ”تکبر“ کے موضوع پر بہت عمدہ اور مدلل تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر رانا بلال احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ”فحشا ومنکر سے اجتناب“ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم اویس احمد صاحب اور دانیال نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ مکرم رمضان الحق جٹالہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء کرام کی غیر مشروط اطاعت کے نمونوں پر نہایت عمدہ اور دلوں پر اثر کرنے والے واقعات سنا کر تقریر کی۔

مکرم شہزاد امجد صاحب نے صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ پھر نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

دوسرا سیشن

یہ سیشن محترم مولانا نسیم مہدی صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوا۔ اس میں پہلی تقریر مکرم میاں ظہیر الدین منصور احمد صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی تھی۔ آپ نے احباب جماعت کو قرآن کریم کی اہمیت اور برکتوں سے آگاہ کر کے اس آسمانی صحیفہ خاتم الکتب سے استفادہ کی تلقین کی۔

اس کے بعد خاکسار کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا ”آنحضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ“۔ اس سیشن میں چونکہ غیر مذاہب کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ اور کچھ سیاسی لیڈران بھی تھے اس لئے انہیں مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے واقعات بیان کئے گئے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ لاس اینجلس کی ایک ویڈیو سے چند جھلکیاں پیش کی گئیں۔ جن میں حضور انور کے ہوائی اڈے سے بیت الحمید تک آنے اور واپس اور ہوٹل میں ظہرانہ، حضور کے خطاب اور دیگر اہم تقاریب سے متعلق جن میں سیاسی۔ مذہبی لیڈران کی شرکت تھی۔ دکھائی گئی جسے حاضرین نے پسند کیا۔

اس کے بعد مکرم فاتح قریشی صاحب نے جو لوکل جماعت کے پبلک ریلیشن کے سیکرٹری ہیں نے مہمانان کرام کا تعارف کرایا اور انہیں باری باری سٹیج پر آنے کی دعوت دی ان مہمانان کرام میں سے جن کی تعداد 25 تھی۔ 5 نے خطاب بھی کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے علاقہ اور ریجن میں جماعت احمدیہ کی کارکردگی اور خدمات کو سراہتے ہوئے خراج تحسین بھی پیش کیا بلکہ دوسروں کو جماعت کے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کو اپنانے کی بھی تلقین کی۔ ان سب کو درج ذیل کتب بھی تحفۃً پیش کی گئیں۔

1. Holy Quran with English Translation Short Comentry
2. .... Sunrise
3. Hazoor's book about peace

درج ذیل مہمانان کرام نے خطاب کیا:

PETE AGUILAR , MAYOR PEDLANDS

GLORIA McCLEOD, CONGRESS WOMAN

DICK HALEY , CORONOA COUNCILMAN

AARON HAKE , CORONA PLANNING COMMIXIONER, CANDIDATE FOR COUNCILMAN 2014

KEVIN BUTTON, CORONA PARKS COMMISIONER, CANDIDATE FOR COUNCILMAN, 2014

اس سیشن کی آخری تقریر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج امریکہ کی تھی آپ نے حاضرین کو جماعت احمدیہ کی خدمات کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔

خواتین کا الگ پروگرام

ہفتہ کے دن خواتین نے بھی ایک الگ پروگرام جلسہ سالانہ کا کیا جس کی صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یو ایس اے نے کی۔ اس سیشن میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ”ستار“۔ سعدیہ احمد

2۔ آنحضرت ﷺ تمام زمانوں کے لئے کامل نمونہ۔ صادقہ رشید ملک

3۔ تقویٰ سب سے اچھا زادراہ۔ بطور ماں اور بیوی کی ذمہ داریاں۔ نائلہ احمد

4۔ (دین) کی کس بات نے مجھے اپنی طرف کھینچا۔ مسز ڈان احمد

5۔ عملی اصلاح حضرت مسیح موعود کا مشن۔ منصورہ سراجی صاحبہ

6۔ محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے اختتامی ریمارکس بھی دیئے، دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا دن

تیسرے دن صبح نماز تہجد میں لوگ ذوق شوق سے شامل ہوئے اور نماز تہجد مکرم سید نواس احمد صاحب نے پڑھائی اور درس القرآن مکرم عبدالقدیر ملک صاحب نے دیا۔

آج کا یہ آخری سیشن صبح دس بجے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کی صدارت میں تلاوت ونظم کے ساتھ شروع ہوا۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مربی سلسلہ مکرم شیخ سلمان احمد نے جو Bay Point سان فرانسسکو سے تعلق رکھتے ہیں کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ ”خلافت احمدیہ قدرت ثانیہ کا ظہور، ہماری ذمہ داریاں اور فرائض۔“

آپ کی تقریر کے بعد مکرم پرنسپل جامعہ احمدیہ چوہدری سلیم اختر صاحب نے نہایت مؤثر تقریر کی جس میں والدین اور بچوں کو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں داخل کرانے اور جامعہ کے شب وروز کے بارے میں تعلیمی امور کے بارے میں بیان کیا۔

مکرم سلیم اختر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مرزا احسان نصیر احمد صاحب نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ امریکہ نے نہایت مؤثر انداز میں سیرت حضرت مسیح موعود پر تقریر کی۔

آخر میں آپ نے خطاب کے بعد دعا کرائی اور جلسہ کا اختتام ہوا۔

متفرق امور

جلسہ کی لوکل حاضری ایک ہزار کے قریب تھی۔ اس میں 44 جماعتوں کے نمائندگان شامل ہوئے اور 5 ممالک سے وفود نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ کا تھیم تھا ”قدافلح المومنون......۔ کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے وہ مومن جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔

لنگر خانہ کی ٹیم نے حسب روایت مہمانوں کی بہت خدمت کی اور سب مہمانان کرام

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ ازصفحہ 7: جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ امریکہ

جلسے کی آرگنائزیشن سے خوش تھے۔ جلسہ کے موقعہ پر ایک خوبصورت نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا جس کا تھیم تھا "Peace Through Messiah" یہ نمائش کی جگہ ہمارے مہمانوں نے بھی وزٹ کی اور اچھا اثر لے کر گئے۔

اس موقعہ پر ایک بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔خواتین نے بھی اپنی طرف ایک مینا بازار لگایا۔ جلسہ کے اجلاسات کے اختتام پر بہت سی ورکشاپ بھی ہوئیں جن میں رشتہ ناطہ۔واقفین نو۔جامعہ میں طلباء بھجوانے کے لئے تحریک ۔ مالی امور۔اور شعبہ تعلیم وغیرہ شامل تھے۔ایک دعوت الی اللہ کی میٹنگ مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب کی صدارت میں مکرم برادر حسن حکیم صاحب نے کرائی جس میں مکرم مبشر احمد صاحب نارتھ کیلیفورنیا کے مربی، خاکسار، مکرم سلمان شیخ صاحب اور جماعتوں کے صدران، دعوت الی اللہ کے سیکرٹریان اور تربیت کے سیکرٹریان شامل ہوئے۔ ہر ایک نے تربیت اور دعوت الی اللہ کے بارے میں اپنی اپنی رپورٹس پیش کیں اور جہاں مناسب تھا مکرم صاحبزادہ صاحب اور مکرم حسن حکیم صاحب نے ہدایات سے بھی نوازا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جملہ افسران ، نائب افسران، منتظمین و ناظمین اور معاونین و معاونات سب نے احسن رنگ میں خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم خواجہ محمد امین صاحب سابق امیر ضلع سیالکوٹ حال جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ آج کل ناروے میں مقیم ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ میرے خسر اور ماموں مکرم علی محمد صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ گزشتہ کئی دن سے علیل ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ چلنے پھرنے میں دشواری ہے۔احباب سے درازیٔ عمر اور مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

۞ مکرم منیر احمد بسمل صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھتیجے مکرم خلیل احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ ابن مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم کے بیٹے مکرم عدنان احمد صاحب لائبیریا کے نکاح کا اعلان مکرمہ ثناء بھٹی صاحبہ بنت مکرم نواز احمد بھٹی صاحب کے ساتھ مبلغ چھ ہزار امریکن ڈالرز حق مہر پر بیت الہدیٰ حیدرآباد میں 14 مارچ 2014ء کو مکرم یونس علی آصف صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ دلہا مکرم چوہدری احمد دین صاحب 184-7-R ضلع بہاولنگر کی نسل سے ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔اپریل	
طلوع فجر	4:14
طلوع آفتاب	5:37
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:40

زدجام عشق مردانہ طاقت کی مشہور دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لنڈن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345 / 0321 4866677
0333-6708024,042-37418584

زکریا سٹیل
لاہور
ڈیلر۔
0300-4005515
0301-8465533
ایم۔ایس۔سی۔آر۔سی۔جی پی
ای جی اور کلر شیٹ
Tel: 042-37650510, 37658876, 27658938,37667414

FR-10